ماتمی نوحه

ماتم کی صف بچھی ہے اور رو رہا جہاں ہے
شاہِ شہید تم کو گِریہ کُناں زماں ہے

آقا کو وقت آخر عباس نے صدا دی
مولی سنبھالیئے گا گرنے کو اب نشاں ہے

حجت تمام کرنے اصغر کو شاہ لائے
پانی پلادو اِسکو معصوم بےزباں ہے

گھر بار بھی لٹایا صرف ایک حق کے خاطر
شبیر سا بہادر دنیا بتا کہاں ہے

زینب کے دل سے پوچھو کربل کے واقعے کو
دل ہے فِگار غم سے آنکھوں سے خوں رواں ہے

فِگار ـ رنجیدہ